ہفتہ
۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۳۵ ہفتہ ۱۶۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۲۲۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پوجا کی جاوے۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۴۶)

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اور اس کی اطاعت کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس سے محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع۔ محبوب۔ معبود۔ مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امرا ہوں۔ ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ عبادت۔ فرمانبرداری۔ تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شئے محبوب۔ معبود۔ مطلوب اور مطاع نہ ہو۔

یہ ایک صورت خدا تعالیٰ کے ساتھ ند نہ بنانے کی اعتقادی طور پر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کوئی ند اور مقابل نہ ہو۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی جس طرح پر عبادت کی جاتی ہے۔ جس طرح اس کے احکام کی تعمیل اور اوامر کی تعظیم کی جاتی ہے دوسرے کے احکام و اوامر کی ویسی اطاعت وہی تعمیل وہی تعظیم اسی طرز و نہج پر امید و ڈر ہرگز نہ ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنایا جاوے۔

جب انسان ان دونوں مرحلوں کو طے کر لیتا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑتا۔ اور اس کی اطاعت اور صرف اسی کی اطاعت کرتا ہے تو پھر اس کا آخری مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ متقی ہو جاتا ہے۔ تمام دکھوں سے محفوظ ہو کر سچی راحتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے پس نوح علیہ السلام نے آکر اپنی قوم کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جو تمام راستبازوں کی تعلیم کا خلاصہ اور انبیاء اور رسل کی بعثت کی اصل غرض ہوتی ہے اور پھر انہیں کہا کیوں متقی نہیں بنتے؟ یاد رکھو انسان کو جس قدر

باقی صفحہ ۷ پر

ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب کی بڑی صاحبزادی محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان آف ہارٹلے پول، انگلستان جو دعوت الی اللہ کا خاص شوق رکھتی ہیں آج کل بعارضہ کینسر سخت علیل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

مکرمہ صفیہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منور بیگ صاحب آف کوئٹہ حال لاہور کو بتاریخ ۷-۱۰-۹۴ اراتدل کا شدید حملہ ہوا جس کے باعث عمر ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ تاہم طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ دل کے حملہ کے ساتھ گردوں کا فعل بھی متاثر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا دے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

اعلان

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں دو عدد کوارٹروں نمبر ۱۸۔ ۱۹ کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ ۲۲-۱۰-۹۴ کو صبح ۹ بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہشمند احباب استفادہ کریں۔ رقم نقد موقع پر وصول کی جائے گی۔ دیگر شرائط دفتر نظامت جائیداد سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

(ناظم جائیداد)

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۹۴ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام "ماہرہ گلزار" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا مبشر احمد ابن مکرم مرزا منور علی صاحب کی نواسی اور مرزا ناصر علی صاحب امیر ضلع فیروزپور کی پڑنواسی اور چوہدری محمود احمد راجپوت ربوہ کی پوتی ہے۔

احباب کرام سے بچی کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲- اخاء- ۱۳۷۳ ہش ۲۲- اکتوبر ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

۱- "اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک صاف تو جب جاکر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کرکے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنافی اللہ ہو جائے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاویں۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے اس کے بغیر نہ چلے۔ جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو' اس کا کھانا' پہننا' سونا' پینا' مباشرت وغیرہ کرنا' سب اس واسطے ہوں کہ خدا نے حکم دیا ہے۔ اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مرکر نہ دکھاوے۔ جب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے تو خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔

۲- دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔

پس انسان کو چاہئے کہ ہر وقت (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب اس کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے۔ ورنہ جب وہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

۳- جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایسے ہی دور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں ان کی چمک دائمی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔ جس کو خدا اور رسولؐ کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا۔ اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنے کا اس میں مادہ ہو وہ فوراً سمجھ جائے گا۔"

۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے یہ ارشادات آپ کے ملفوظات میں سے لئے گئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم سب ہر روز اپنے اپنے گھروں میں ملفوظات میں سے ایسے ارشادات کا مطالعہ کرتے رہیں اور ان کو اپنی زندگی کا ایک جزو بنالیں۔ کم از کم جن گھروں میں اخبار الفضل دستیاب ہوتا ہے وہاں اس میں شائع شدہ ارشادات نہ صرف خود پڑھے جائیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی سنائے جائیں۔ اور ان میں درج موضوعات کی طرف ان کی توجہ دلائی جائے۔ یہ بات ان کی کردار سازی کے لئے بہت اہم ثابت ہو سکتی ہے اور اس زمانہ میں ہمارا سب سے بڑا امتیاز ہمارا حسن اخلاق اور کردار ہی ہے۔)

کسی کا وار ہو میں اس سے ڈر نہیں سکتا
میں اس یقیں سے مرونگا کہ مر نہیں سکتا
مری حیات کی قاطع نہیں ہے قطع ورید
میں اپنے خون کی تذلیل کر نہیں سکتا

ابوالاقبال

ارتقائے نظر

زندگی کی رہ سے ہٹ کر زندگی پاتا ہوں مَیں
حُسن سے نظریں ملا کر حُسن بن جاتا ہوں مَیں

زندہ باد اے وحشتِ دل اے جنوں پائندہ باد
عشق کے ہر مرحلے کو طے کئے جاتا ہوں مَیں

ناگہاں پیدا ہوا تھا جس سے ربطِ باہمی
آج بھی آنکھوں کی اس لغزش پہ اِتراتا ہوں میں

پھر ہے آغازِ نمودِ جلوہ ہائے رنگ رنگ
پھر نگاہِ شوق کو وحشت زدہ پاتا ہوں میں

صبح کی پہلی کرن ہے حاملِ عزمِ حیات
شام کی رنگت میں تزئینِ سحر پاتا ہوں میں

ہر قدم پر اک تجلّی ہر نظر اک قہقہہ
ماہ و انجم کی نگاہوں میں کھُبا جاتا ہوں میں

مجھ کو بھٹکا ہی نہ دے یہ ذوقِ خود رائی نسیم
جادۂ دنیا سے کچھ ہٹتا چلا جاتا ہوں میں

اشارے

یوم تحریک جدید
۲۸ اکتوبر ۹۴ء منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان' مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ ۲۸- اکتوبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرماویں۔ اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے نیز اس دن خطبہ جمعہ میں بھی احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے اور مطالبات تحریک جدید کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرماویں اور اس تحریک کے ذریعے جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ایمبولینس سروس

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت خلق کے تحت ایک ایمبولینس سروس شروع کی گئی ہے جو بوقت ضرورت چوبیس گھنٹے رعائتی کرایہ پر میسر ہوگی۔ دن کے اوقات میں یہ ایمبولینس احاطہ فضل عمر ہسپتال میں اور رات ۹ بجے کے بعد ایوان محمود میں موجود ہوگی اگر کسی مریض کے لئے دن کے اوقات میں ایمبولینس کی ضرورت ہو تو فون نمبر ۱۱۵ یا ۷۰ ۹ پر ہسپتال اور رات کے وقت فون نمبر ۲۱۲۳۴۹ پر ایوان محمود میں رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۴۷

آرنیکا کے وسیع فوائد کا تذکرہ' چوٹوں' چک پڑنے' کمر درد اور موچ کا علاج

آرنیکا کے انجکشن بنانا بے ہودہ حرکت ہے۔ زبان کا انجذاب سب سے موثر ہے

خوشبو سے علاج بھی معقول ہے۔ فالج کی چوٹی کی دوا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہومیوپیتھک کلاس مورخہ ۱۹۔ ستمبر ۹۴ء میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۹۔ ستمبر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیوپیتھی کلاس میں آرنیکا کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمایا اور وسیع ذاتی تجربات کی روشنی میں اس نہایت اہم اور کار آمد دوا کے بارے میں نہایت قیمتی باتیں بیان فرمائیں۔

آرنیکا Arnica آرنیکا کے مریض کی عمومی کیفیات ایسی ہوتی ہیں جیسے ملیریا کے آغاز کا مریض ہو۔ یا ٹائیفائیڈ کے حملے سے پہلے جو کیفیت ہوتی ہے ویسا جسم ہو یعنی سارا جسم دکھتا ہو جلد میں کچاپن سا آجاتا ہے۔ جلد کی کچی دکھن' گہری دکھن نہیں۔ لمس سے بھی تکلیف دہ رد عمل ہوتا ہے۔ کسی کو مار پڑے سوٹیاں وغیرہ ماری جائیں اس سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ یہی حالت جوڑوں کی دردوں میں ہوتی ہے۔ جسے گاؤٹ یا روماٹزم کہتے ہیں۔

رات کو سوتے میں ڈراؤنی اور وحشتناک خوابیں آتی ہیں۔ دن کو وہ خوف غائب ہوتا ہے۔ یعنی مریض کے مزاج میں خوف نہیں ہے۔ عورتوں کو حمل کے دوران بچے کی حرکت سے نہیں بلکہ اس کے علاوہ دردیں ہوتی ہوں۔ رحم کی دردیں۔ یہ رات کو دماغی خوف میں تبدیل ہو کر ذہن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ دن کو صرف رحم میں درد ہوتا ہے۔ آرنیکا کا درد بعض ایسے زہروں کا نتیجہ ہے جو جسم سے جلد کی طرف حرکت کرتا ہے۔ جسم جلد کے ذریعے اس زہر کو نکالنا چاہتا ہے۔ وہ بخار جن میں Toxin کا بڑا حصہ جلد کے ذریعے باہر نکلے۔ وہ بخار جن میں نمایاں پسینہ آئے تو بخار اتر کر آرام آجاتا ہے۔ آرنیکا میں وہ بخار ہے جو جلد کی طرف زہروں کو پھینکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نہ نکل رہا ہو۔ اس وقت کی حالتِ آرنیکا کی مظہر ہے۔ یہ کیفیات اندرونی جلد میوکس میمبرین Mucous Membrane میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ آرنیکا میں خون میں سیاہی ہوتی ہے۔ برائیونیا کا خون زنگ آلود کیفیت کا ہوتا ہے۔ آرنیکا میں تعفن ہے۔ رحم میں درد کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ اس کی اندرونی تھیلیوں کا حصہ حساس ہو جاتا ہے۔ ایسی مریضہ کو خون کی سیاہی مائل بلیڈنگ ہوتی ہے۔ بچے کی معمولی حرکت بھی دکھ دیتی ہے۔ حمل کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف بھی بڑھتی جاتی ہے۔ بچے کے جسم پر ایسے داغ جن میں سیاہی کا رجحان ہو۔ ایسا مریض آرنیکا کا مریض ہے۔ اہم بات چوٹ ہے۔ چوٹوں کا بہترین علاج آرنیکا ہے خاص طور پر موچ آجانا۔ پٹھا کھچ جانا۔ ایسے وقت میں آرنیکا صحیح پوٹنسی میں بہت جلد اثر کرتی ہے۔ چھوٹی پوٹنسی میں بار بار دینے سے اثر نہیں ہوتا۔

ہومیو انجکشن بنانا بے ہودہ حرکت ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہومیوپیتھک میں آرنیکا کے انجکشن بنانا بے ہودہ حرکت ہے۔ ہومیو دوا کا زبان سے لگنا ہی ٹیکے کا اثر رکھتا ہے۔ مثلاً ایسے مریض جن کے سانس اکھڑ گئے ہوں۔ کاربوویج دینے سے فوراً اثر دکھاتے ہیں۔ ہومیو دوا جلد سے بھی اثر دکھاتی ہے۔ منہ میں ہر وقت انجذاب کا انتظام ہوتا ہے۔ ہومیو دوا چکھتے ہی بدن کو پیغام مل جاتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں ایسے کیس جس میں بے ہوشی تھی ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس میں دوا کو کپڑے میں بھگو کر لب بھی تر کر دیئے گئے تو فوری اثر ہوا۔ ایسے مریض نے آنکھیں کھول دیں۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

ڈاکٹر راجہ (نذیر احمد ظفر صاحب) نے سونگھنے کا بالکل معقول نظریہ پیش کیا ہے۔ لیکن جو تجربہ زبان کے انجذاب سے ہے وہ سونگھنے میں نہیں ہو سکتا۔ ہومیو دوا جس طرح میٹھے میں اثر دکھاتی ہے۔ اس کو اس کی اصل حالت میں سونگھا جائے تو اثر ہو سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں زبان سے انجذاب کا سو سال پرانا تجربہ ہے اس کو چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مریض کو دندل پڑ جائے تو سنگھا کر بھی آرام دیا جا سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آرنیکا کا مریض یہ کہتا ہے کہ اس کا بستر سخت ہے حالانکہ بستر معمول کا نرم اور آرام دہ ہوتا ہے۔ جسم کو بار بار حرکت دینا اور جگہ بدلنا آرسنک اور رسٹاکس میں بھی نمایاں ہے۔ بعض مریضوں میں جس کروٹ وہ لیٹتے ہیں اس کروٹ میں درد بھر جاتی ہے۔ آرنیکا کا مزاج ڈاکٹر کینٹ نے یہ بتایا ہے کہ اس میں فی ذاتہٖ بے چینی نہیں۔ مریض آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ کہتا ہے کہ اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ یہ بات بے چینی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جلد حساس ہو گئی ہے۔ درد جلد کے اوپر کی سطح پر آجاتا ہے ہاتھ لگانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں یہ بیماری سامری جادوگر کے حوالے سے بیان ہوئی ہے کہ اللہ نے فرمایا تجھے ایسی بیماری لگے گی کہ تو لوگوں کو کہتا پھرے گا کہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ یہ احساس سب سے زیادہ آرنیکا میں پایا جاتا ہے۔ ہر کروٹ پر کہنا کہ بستر سخت ہے آرنیکا کا مزاج ہے۔

رسٹاکس میں کروٹ بدلیں تو جسم کو ریلیف ملتا ہے۔ رسٹاکس کا مریض یہ نہیں کہے گا کہ بستر سخت ہے آرنیکا کا مریض ٹانگیں سکیڑ کر گھٹنے اونچے کر کے لیٹتا ہے۔ صرف پاؤں کا حصہ بستر پر ہے بدن کا وہ حصہ جو بستر پر ہے وہ لمس سے تکلیف دیتا ہے۔ رسٹاکس کے مریض کو ایسی تکلیف نہیں ہوتی اس کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ آرسینک کا مریض درد کی وجہ سے حرکت نہیں کرتا۔ بلکہ ذہنی بے چینی کی وجہ سے حرکت کرتا ہے۔ آرسینک کی اور مشابہتیں بیلاڈونا سے اور کیمفر سے بھی ہیں۔ کیمفر دبی بیماری کو اچھال کر باہر لاتا ہے۔ بیلاڈونا میں سارا جسم ٹھنڈا اور سر گرم ہوتا ہے۔ آرنیکا کا بیلاڈونا سے فرق یہ ہے کہ بیلاڈونا میں جسم میں دردیں نہیں ہوتیں۔ جب کہ آرنیکا میں جسم میں دردیں ہوتی ہیں آرنیکا کا بخار اگر جسم میں داخل ہو جائے تو اکثر Fatal (جان سے مار دینے والا) ہوتا ہے۔ اس کی ایک خوراک دے دیں۔ سارا جسم گرم ہو کر علامت واضح ہو جائے گی۔ خطرہ ٹل جائے گا۔ جو بخار ظاہر ہونا چاہئے اور ظاہر نہیں ہوا۔ اور سر گرم ہے اس وقت آرنیکا ہی کام کرے گی اور کسی دوا کی ضرورت نہیں۔ اگر پہلے کسی بیماری کی جدوجہد کے آثار نہ ہوں اور اچانک جسم ٹھنڈا ہو جائے تو آرنیکا اونچی طاقت میں ایک خوراک دینا کافی ہے۔ اس میں پاؤں بھی مڑ جاتے ہیں۔ چھوٹی کی بجائے اونچی طاقت ۱۰ ہزار یا ایک لاکھ دیں تو اکیلی ہی کافی ہے۔ موچ غائب ہو جاتی ہے۔

موچ کا علاج حضرت صاحب نے فرمایا میں آرنیکا لگاتار لیتا ہوں اس لئے موچ اگر کبھی آبھی جائے تو چلتے چلتے ہی غائب ہو جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے مکرمہ عارفہ صاحبہ کی ایک عزیزہ کا ذکر فرمایا کہ ان کی بڑی خوفناک چال تھی۔ حالانکہ درمیانی عمر کی عورت تھیں۔ ان کی مالش بند کروائی۔ پھر آرنیکا برائیونیا اور شاید کاسٹیکم دیں۔ ایک ہفتے کے بعد ہی ٹھیک ہونا شروع ہو گئیں۔ اب نارمل عورت ہیں ان کو ملا کر دوا دی تھی۔ برائیونیا مسلز کے اندر کے علاج کے لئے ہیں۔ رسٹاکس بھی اس میں مفید ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کاسٹیکم Causticum میں عضلات ڈھیلے ہو کر فالج کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر چوٹ یا حادثے سے پٹھا ہل گیا ہو تو آرنیکا اونچی طاقت میں دیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی چیز موثر نہیں چند گھنٹے میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ ۲۰۰ کم سے کم استعمال کریں۔ ہزار میں تو روز مرہ استعمال ہوتا ہے۔ تجربہ کار ہومیوپیتھ لاکھ میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ نو آموزوں کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا ان کو میں اونچی طاقت یعنی ایک لاکھ میں دینے کا مشورہ نہیں دیتا۔

چک کی دوا چک پڑ جائے تو یہ مسلز کی کمزوری ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا عارضی جھٹکے سے چک پڑے مستقل نہ ہو اس کا علاج لات ہے۔ ہمارے ہاں ایک بابا سندی تھا۔ وہ چک کی لات مارنے کا ماہر تھا۔ بھائی جان حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کو ایک دفعہ کمر میں چک پڑ گئی۔ بابا سندی نے دوڑ کر آکے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے دورہ کے دوران برمینگھم میں بھی ایک رات قیام کرنے کا موقع ملا برمنگھم میں منزل مقصود تلاش کرنے میں تھوڑا سا وقت لگا کبھی ایک گلی میں اور کبھی دوسری گلی میں جماعتی مرکز کے قریب ہی گھومتے رہے۔ پھر ایک دوست ہمارے ساتھ ہو لئے اور ہمیں مکرم غلام احمد صاحب خادم کے گھر لے گئے۔ دراصل یہ مشن ہاؤس ہے۔ اور خادم صاحب کا گھر میں نے اس لئے کہا ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وہاں رہ رہے ہیں۔ لوگ اس عمارت کو دونوں طرح سے جانتے پہچانتے ہیں احمدیہ جماعت کا مشن ہاؤس کہئے تب بھی لوگ اس کا پتہ بتا دیں گے اور خادم صاحب کا گھر کہئے تب بھی وہ رہنمائی کرتے ہوئے یہاں لے آئیں گے۔ اس سے ایک بات تو فوری طور پر یہ ذہن میں آئی کہ خادم صاحب اپنے ماحول میں خاصے معروف ہیں ورنہ مشن کا جاننا تو آسان بات ہے۔ مشن میں رہنے والے دوست کو بھی ارد گرد کے لوگ جانتے ہوں تو یہ ان کے خاصے معروف ہونے کی دلیل ہے۔

شام کے وقت کھانے کے بعد اجلاس منعقد کیا گیا۔ جہاں مختلف دوستوں سے تعارف ہوا ان میں سے ایک دوست درد فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ مطیع اللہ ان کا نام تھا اور وہ کسی ادارے میں تدریس کا کام کرتے ہیں۔ خاصے آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھنے والے دوست انہوں نے وہاں انگریزوں کو غالب سے متعارف کرانے کے لئے غالب کے بعض اشعار کا انگریزی میں ترجمہ شائع کیا ہے جسے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ گویا کہ ان کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی کا احساس ہوا انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ آپ اپنی نظموں کی کوئی کتاب مجھے بھیج دیں میں اس کا ترجمہ کر کے یہاں کے دوستوں کو آپ سے متعارف کروادوں گا۔ یہ بات ویسے تو مجھے ضرور کرنی چاہئے تھی۔ لیکن وہاں سے واپس آکر ذہن سے اتر گئی ایک لمبے عرصے تک میں انہیں اپنی کوئی کتاب نہ بھیج سکا۔ بعد میں بھیج تو دی اس بات کا امکان ہے کہ اس وقت تک ان کے ذہن سے یہ بات اتر گئی ہو کہ انہوں نے یہ کتاب اس لئے مانگی تھی کہ وہ اس کے بعض اشعار ترجمہ کر کے انگریز دوستوں کو اس سے متعارف کروائیں گے کیونکہ اس کے بعد انہوں نے کبھی یہ نہیں بتایا کہ انہوں نے ترجمہ کیا یا نہیں کیا۔ بہرحال بعض اور دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی جن سے پاکستان میں بھی کافی عرصہ پہلے ملا تھا۔

اس اجلاس میں احمدیت کے متعلق عمومی باتیں کرنے کے علاوہ آپس میں رابطے پر بھی بہت اچھی گفتگو ہوئی۔ اجلاس سے پہلے کھانے پر بھی دوستوں کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی اور اجلاس میں تقاریر کے بعد جب سوالات کا موقع آیا تو اس وقت بھی بعض مفید اور دلچسپ باتیں سامنے آئیں۔ اگلی صبح جب وہاں سے روانگی تھی خادم صاحب خاکسار کو اپنے دفتر کے کمرے میں لے گئے اور وہاں یہ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ نہایت صاف ستھرا سجا سجایا اور بڑے طریقے کے ساتھ کتابوں اور رسالوں کے رکھنے کا انداز خادم صاحب کی طبیعت ثانیہ معلوم ہوا۔ انہوں نے بعض مجھے اپنی رپورٹیں بھی دکھائیں اور اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں ان کی کرسی پر بیٹھ کر ان کی رپورٹیں دیکھوں اور وہ میرے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور ایک تصویر لی جائے۔ یہ تصویر بھی میرے لئے کافی دلچسپی کا باعث ہے۔ لیکن اس موقع پر ایک اور تصویر بھی لی گئی جو اصل دلچسپی کا باعث ہے۔ اس تصویر میں ان کی نوزائیدہ بچی سرخ شال میں لپٹی لپٹائی۔ سفید اون کی ٹوپی کے ساتھ میری گود میں ہے۔ اور میرے ساتھ والی کرسی پر ان کی سات آٹھ سال کی بچی بیٹھی مسکرا رہی ہے اور ہمارے پیچھے ان کا بیٹا کھڑا ہے۔ یہ تصویر اس لئے دلچسپی کا باعث ہوئی کہ باہر کے ملکوں میں اور تو سب کچھ مل جاتا ہے لیکن گھر کا ماحول بہت کم ملتا ہے۔ آپ دوستوں سے ملتے ہیں۔ ان سے حالات پوچھتے ہیں اور انہیں اپنے حالات بتاتے ہیں۔ بڑی مزیدار گفتگوئیں ہوتی ہیں۔ لیکن گھر کا اصل ماحول اس طرح بنتا ہے کہ آپ کسی گھر میں جائیں اور ان کے بچوں کے ساتھ باتیں کریں' ان کے چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھائیں ان کی باتیں سنیں اور انہیں اپنی باتیں سنائیں۔ چنانچہ مکرم غلام احمد صاحب خادم کے گھر میں مجھے یہ ماحول میسر آیا۔ میں جب بھی اس تصویر کو دیکھتا ہوں میرے دل میں ان تینوں بچوں کے لئے دعاؤں کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور میں ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں اس لئے کہ انہوں نے میرے لئے ایک خوشی کا سامان پیدا کیا تھا۔ ویسے تو اور بھی کئی گھرانے تھے۔ لیکن ان میں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور وہاں کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ بچوں کو بھی ملایا جائے۔ خادم صاحب نے بڑے محبت بھرے انداز میں مجھے کہا کہ آپ میرے دفتر میں تشریف رکھیں میں اپنے بچوں کو بلاتا ہوں چنانچہ وہ اپنی چھوٹی

بیٹی اور بڑے بیٹے کو بھی لے آئے۔ اور ان کے ساتھ اپنی نوزائیدہ بچی کو بھی لا کر میری گود میں ڈال دیا۔ میں اس تصویر کو دیکھ کر ہمیشہ خوش ہوتا ہوں خادم صاحب کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور جس مشن میں وہ کام کر رہے ہیں اس مشن کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب کو اس مشن کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا کرے۔ جو بچی میری گود میں ہے اس وقت وہ یہ نہیں جان سکتی تھی کہ یہ کون ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب جبکہ وہ چار پانچ سال کی ہو گئی ہے۔ خادم صاحب یقیناً اسے یہ تصویر دکھا کر بتاتے ہوں گے کہ یہ شخص پاکستان سے آیا تھا۔ اور انگلستان اور سکاٹ لینڈ کا دورہ کرتے ہوئے جب وہاں پہنچا تو میں نے آپ کو یعنی اس بچی کو ان کی گود میں رکھ کر یہ تصویر لی۔ ہو سکتا ہے بچی میری طرف دیکھ کر مسکراتی ہو اور ہنستی ہو۔ اور مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہو۔ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ اب میں پھر اس سے ملوں تو میں اس سے باتیں کروں کیونکہ اب وہ خدا کے فضل سے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگی ہو گی اس وقت تو وہ بہت چھوٹی تھی۔ میں صرف اسے گود میں اٹھا ہی سکتا تھا اس سے بات نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اب اللہ کے فضل سے وہ باتیں کرنے لگی ہے اور اگر میں اس سے ملوں تو اسے بتاؤں کہ یہ تصویر لیتے ہوئے میرے خوشی کے جذبات کیسے تھے اور اس کے بعد وہ اس تصویر کے ذریعے مجھے کس قدر خوشی فراہم کرتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو' ان کے والدین کو جس مشن میں ان کا قیام ہے۔ اس مشن کے تمام گھرانوں کو برکتوں سے نوازے اور سب کو دین کی خدمت کا موقع عطا فرمائے اور ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔

آکسفورڈ پریس

آکسفورڈ پریس لندن کی ایک نمائندہ اپنے میاں اور اپنی ایک بیٹی کے ساتھ لیگوس میں رہائش پذیر تھیں۔ وہ اچھے اچھے اور مفید مسودات اکٹھے کر کے آکسفورڈ پریس کو بھجوایا کرتی تھیں تاکہ ان میں سے جن کی آکسفورڈ پریس کا بورڈ منظوری دے۔ انہیں طبع کر کے مغربی افریقہ میں تقسیم کے لئے پیش کیا جائے اسی سلسلے میں انہوں نے حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب سے رابطہ کیا اور آپ سے ایک کتاب تصنیف کرنے کے سلسلے میں گفتگو کی۔ کتاب کا عنوان تھا "لائف آف محمدؐ" حضرت حکیم صاحب کے لئے اس سے کیا زیادہ سعادت ہو سکتی تھی کہ آپ لائف آف محمدؐ تحریر کرتے اور وہ آکسفورڈ پریس سے چھپ کر سارے مغربی افریقہ میں پھیلائی جاتی۔ چنانچہ آپ نے "لائف آف محمدؐ" تحریر کی جسے آکسفورڈ پریس کے ایڈیٹوریل بورڈ نے منظور کر لیا اور طبع کروالیا۔ مغربی افریقہ کے سکولوں میں یہ کتاب ایک لمبے عرصے تک نصاب کے طور پر استعمال کی جاتی رہی۔ اس کتاب کا مختلف مقامی زبانوں میں ترجمہ بھی کروایا گیا۔ چنانچہ سیرالیون میں محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب خلیل نے اس کا مقامی زبان یعنی مینڈے میں ترجمہ کروایا اور میں نے آکسفورڈ پریس سے اجازت لے کر اسی کتاب کا یوروبا زبان میں بھی ترجمہ کروایا۔ اب کچھ عرصہ سے یہ کتاب مغربی افریقہ میں نہیں مل رہی تھی چنانچہ اسی طرز پر سکولوں کے لئے میں نے ایک کتاب لکھی جو سیرالیون میں طبع کروائی گئی۔

آکسفورڈ پریس ہی کے ذکر میں ایک دو اور باتیں بھی بیان کرنے والی ہیں ایک تو یہ کہ نائیجیریا کے پریس لارڈ ڈاکٹر نمیڈی ازکوے جو بعد میں صدر مملکت بھی بن گئے نے اپنے اخبارات میں ایک ایسا مضمون شائع کیا جس میں یہ عندیہ دیا گیا کہ لفظ پاکستان کا مفہوم ملکی تقسیم ہے۔ مضمون تو کسی اور کا لکھا ہوا تھا۔ لیکن بہرحال اخبار چونکہ ان کی ملکیت تھا اس لئے میں نے انہیں خط لکھا اور اس بات کی طرف انہیں توجہ دلائی کہ یہ مفہوم سراسر غلط ہے۔ انہوں نے مجھے خط لکھ کر آکسفورڈ ڈکشنری کا حوالہ دیا کہ اس کے "اڈنڈا" میں یہی بات لکھی ہے۔ چنانچہ جب میں نے وہ آکسفورڈ ڈکشنری دیکھی تو واقعی اس کے "اڈنڈا" میں یہ بات تحریر تھی کہ پاکستان کا مطلب ملک کی تقسیم کا نظریہ ہے۔ چنانچہ میں نے آکسفورڈ پریس کے ایڈیٹوریل بورڈ کو خط لکھا اور اس پر احتجاج کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ پاکستان کس طرح معرض وجود میں آیا ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ کیا ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے۔ آکسفورڈ پریس والوں کی اس شرافت کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے اس کے بعد آکسفورڈ ڈکشنری کے جو ایڈیشن شائع کئے ہیں ان میں سے یہ بات نکال دی ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ پھر آکسفورڈ پریس سے رابطہ پیدا کرنے کی ضرورت پیش آئی اور وہ یوں کہ جب میں اسلامیہ کالج لاہور میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر

(حالات زندگی- اخبارات کے تبصرے)

پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم کا نام ڈاکٹر سید محمد بی احمدی تھا اور ان کے داد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب تھے۔ پروفیسر صاحب موصوف کی والدہ محترمہ سیدہ امتہ الوحید معصومہ تھیں جو محترم سید غلام یاسین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔

ڈاکٹر نسیم بابر بچپن ہی سے غیر معمولی ذہین تھے۔ انہوں نے مڈل کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا اور اس کے بعد میٹرک ایف ایس سی- بی ایس سی- ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کے لئے وظیفہ لیا۔ اور ہر امتحان غیر معمولی نمایاں نمبر حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۷۵ء میں قائداعظم یونیورسٹی سے فزکس میں ایم ایس سی کرنے کے بعد وہ پہلے سرسید کالج راولپنڈی میں چند ماہ لیکچرر رہے۔ پھر قائداعظم یونیورسٹی میں چلے گئے۔ اس دوران انہوں نے سرکاری وظیفہ پر پی ایچ ڈی کے لئے وارسا ٹیکنیکل یونیورسٹی پولینڈ میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۰ء میں واپس آئے اور قائداعظم یونیورسٹی میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ پولینڈ میں قیام کے دوران انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ادارے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس سے رابطہ کیا اور اس ادارے کے بعض مختصر کورسز میں داخلہ لیا۔ اس دوران ان کا بعض اہم یونیورسٹیوں سے رابطہ ہو گیا۔ چنانچہ وطن واپس آنے کے بعد وہ قریباً ہر سال کسی نہ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر جانے لگے۔ اس طرح سے انہیں لنڈ یونیورسٹی مالمو (سویڈن) اٹلی اور جرمنی جانے کا موقع ملا۔ چند سال قبل انہوں نے ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن میں قریباً ایک سال گذارا اور وطن واپس آئے۔ برلن کی اس یونیورسٹی سے ان کا قریبی رابطہ قائم ہو گیا چنانچہ گذشتہ چند سال سے وہ اس یونیورسٹی کے تحت

Defects In Semi Conductor Materials

اور

Highg Temperatre Super Conductivity

کے میدان میں اعلیٰ ریسرچ کر رہے تھے۔ اس ریسرچ میں ان کی غیر معمولی کامیابیوں کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ انہوں نے اور ان کے گروپ نے اس موضوع پر شاندار مقالے لکھے جن میں بعض عالمی اہمیت کے سائنسی جرائد میں شائع ہوئے اور عالمی ریسرچ کے میدانوں میں ان کا وقیع مرتبہ تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اس میدان میں کئی یوروپین طالب علموں کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالوں کی نگرانی کی۔ اعلیٰ جرائد میں ڈاکٹر نسیم بابر کے ۷۰۔ مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران انہوں نے اس میدان میں جو ریسرچ کی وہ اس قدر پسند کی گئی کہ برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں ڈاکٹر نسیم بابر کی نگرانی میں

Semi Conductor Meterials

پر مزید ریسرچ کے لئے ایک شعبہ کھولنے کی منظوری دی۔ ڈاکٹر صاحب اس شعبہ کی اجازت قائداعظم یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد سے حاصل کر چکے تھے اور اس شعبہ کے کھولنے کی کاغذی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ اور جرمنی سے اہم سائنسی آلات کی درآمد شروع ہونے والی تھی۔

۹- اکتوبر ۱۹۹۴ء کو رات ساڑھے دس بجے ڈاکٹر صاحب نے اپنے گھر کا دروازہ گھنٹی بجنے پر کھولا تو ایک شخص نے جس نے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا تھا ان کے گھر کے پورچ میں دروازے کے عین سامنے ان پر کلاشنکوف کے دو فائر کئے ایک دل پر لگا اور دوسرا گردن میں۔ دونوں گولیاں جسم سے پار ہو کر پیچھے دیوار پر لگیں اور سخت کنکریٹ کا پلستر اکھاڑ دیا۔ جائے حادثہ سے دو گولیوں کے خول اور جسم سے پار ہونے والی گولیاں مل گئیں۔ قاتل فوری طور دیوار پھلانگ کر عقبی جنگل میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ نہ قاتل کو کسی نے آتے دیکھا اور نہ جاتے۔ اس حادثہ کی عینی شاہد ڈاکٹر صاحب کی بیگم مکرمہ تمکین بابر صاحبہ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ قاتل چھ فٹ قد کا ایک تنومند شخص تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور چہرے پر نقاب تھا جس سے صرف اس کی آنکھیں نظر آ رہی تھیں اس کے ہاتھ میں اسلحہ تھا جو اس نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی ڈاکٹر نسیم بابر کی طرف تان رکھا تھا۔ حملہ آور نے نہ کوئی آواز نکالی نہ بات کی۔ وہ چشم زدن میں فائر کر کے فرار ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کے شور مچانے پر ایک ہمسایہ پروفیسر مسٹر پرویز ہود بھائی دوڑ کر آئے اور اپنی کار میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ڈال کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن راستے ہی میں ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

اگلے روز دوپہر کے وقت ڈاکٹر صاحب کے ماموں مبارک احمد ہاشمی صاحب کے گھر واقع ایف سیون میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ قائداعظم یونیورسٹی کے بے شمار اساتذہ اور طلباء جنازہ میں احمدی دوستوں کے ساتھ شامل ہوئے جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ رات ۱۰۔ بجے دارالضیافت کے لان میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد رات کے دس بجنے کے باوجود جنازہ میں شامل تھی۔ دارالضیافت کا وسطی لان بھرا ہوا تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف موصی تھے لیکن سردست ان کی تدفین اماناً عام قبرستان میں عمل آئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے جنازے کے تمام انتظامات نہایت اچھی طرح کئے تھے۔ سڑک پر قبرستان میں اور دارالضیافت میں خدام ڈیوٹیوں پر مستعد تھے۔

جماعتی خدمات: ڈاکٹر نسیم بابر نے ایف ایس سی بی ایس سی اور ایم ایس سی کا عرصہ راولپنڈی میں گزارا۔ پہلے وہ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کے زعیم خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔ اس کے بعد راولپنڈی کی مشترکہ قیادت اور پھر قیادت صدر میں خدام الاحمدیہ کے بہت متحرک کارکن کے طور پر مختلف شعبوں کے ناظم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کا موٹر سائیکل ان خدمات کی بجاآوری میں ہر وقت متحرک رہتا تھا۔ اس عرصہ میں وہ عملاً راولپنڈی کی مجلس خدام الاحمدیہ کے روح رواں تھے۔

انہوں نے ایف ایس سی کے دور میں ہی وصیت کر دی تھی۔ ساری عمر بڑی باقاعدگی سے چندے ادا کرتے رہے مختلف مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کا شعار تھا۔ جب وہ پی ایچ ڈی کرنے کے لئے پولینڈ گئے تو ان کی ملاقات وہاں پر اس وقت کے اکیلے احمدی امام ذوک سے ہوئی۔ امام ذوک کے ساتھ مل کر ان کو پولینڈ کے کئی شہروں میں دعوت الی اللہ کی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ اس دوران انہوں نے پولش زبان سیکھ لی اور جماعت احمدیہ کے کئی پمفلٹ ان کو پولش زبان میں لکھ کر تقسیم کرنے کا موقع ملا۔

ڈاکٹر نسیم بابر کی ایک خاص بات یہ تھی کہ وہ بچپن کی عمر میں نماز ادا کرتے ہوئے بڑے لمبے لمبے سجدے کیا کرتے تھے۔ ان سجدوں میں طویل دعائیں کرنا ان کا خاص وصف تھا۔

۱۹۸۴ء میں ان کی شادی مکرمہ تمکین صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید ارشد صاحب سے ہوئی جو ان دنوں لیور برادرز میں رحیم یار خاں میں ملازم تھے۔ اس دس سال کے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو تین بچوں سے نوازا بڑی بیٹی عزیزہ ریما بابر کی عمر اس وقت ۹۔ سال ہے' چھوٹا بیٹا سقراط بابر پانچ سال کا ہے اور اس سے چھوٹا جبران بابر ڈیڑھ سال کے لگ بھگ عمر کا ہے۔

موصوف کو اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کا خاص خیال تھا۔ ان کی بچی نے ساڑھے چار سال کی عمر میں کلام پاک پڑھ لیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو تعلیم سے جو محبت تھی اس کا ایک اظہار یوں ہوا کہ ان کی اہلیہ محترمہ تمکین صاحبہ نے شادی کے وقت بی ایس سی کی ہوئی تھی۔ شادی کے بعد انہوں نے اپنی اہلیہ کو قائداعظم یونیورسٹی میں باٹنی میں داخلہ دلوایا اور موصوفہ نے باٹنی میں ایم ایس سی مکمل کی۔

محترم ڈاکٹر نسیم بابر کی المناک وفات پر راولپنڈی اسلام آباد کے اخبارات نے کئی خبریں 'خطوط' اور تبصرے شائع کئے۔ ان میں کئی لکھنے والوں نے لکھا کہ چونکہ ڈاکٹر نسیم بابر یونیورسٹی کے ۱۸۰۔ پروفیسروں میں سے واحد احمدی تھے اس لئے عین ممکن ہے کہ ان کا قتل مذہبی دشمنی کا سبب ہو۔ اس ضمن میں چند تبصرے پیش ہیں۔

دی نیوز محترم پروفیسر پرویز ہود بھائی نے دی نیوز راولپنڈی کی ۱۲۔ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا'

ان کا یونیورسٹی سیاست سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کے وقت کا زیادہ حصہ ان کی لیبارٹری میں گذرتا تھا۔ جہاں وہ گھنٹوں اپنے ریسرچ ورک میں مصروف رہتے تھے۔ ان کے خاندانی تنازعات کا بھی کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اس صورت میں یہ امکان واضح ہے کہ ان کے قتل کی وجہ مذہبی دشمنی ہو۔ عین ممکن ہے کہ ڈاکٹر بابر کو اس لئے قتل کیا گیا ہو کہ وہ احمدی تھے۔

پروفیسر ہود بھائی نے مزید لکھا' اگرچہ ہمارے ملک کے قانون کے مطابق احمدی اور غیر احمدی کو ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا منع ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے جنازے میں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے مشترکہ طور پر شرکت کر کے مذہبی دہشت گردوں کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ ہمارے عقائد مختلف ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم تمہارے اور تمہارے طور طریقوں کی مخالفت میں متحد ہیں۔ تم لوگ اس معاشرے کا گند ہو۔ اور اس کا قابل نفرت حصہ ہو۔ ہم میں سے جتنوں کو بھی مار سکتے ہو مار لو' لیکن تمہیں کبھی فتح حاصل نہ ہو سکے گی۔

دی نیوز کا اداریہ روزنامہ دی نیوز نے ۱۳۔ اکتوبر کے اداراتی نوٹ میں لکھا کہ اگرچہ اس قتل کو بھی ملک کے دیگر بے شمار قتلوں کی طرح سمجھا جائے گا جس کے قاتل کبھی پکڑے نہیں جاتے۔ لیکن اس کیس میں ایسا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔

اخبار نے لکھا'

تازہ ترین قتل ہمارے معاشرے کی تیزی سے انحطاط پذیر قدروں کی ایک اور پستی کی نشاندہی کرتا ہے۔ مقتول پروفیسر جن کو ان کے گھر میں ان کی بیوی کی آنکھوں کے سامنے گولی ماری گئی ایک قابل احترام استاد تھے۔ جو لوگ ان کو قریب سے جانتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ وہ اتنے نرم دل تھے کہ کسی مکھی کو بھی مارنا پسند نہ کرتے تھے۔ یہ بھی رپورٹیں ملی ہیں کہ ان کا کسی سے کوئی خاندانی تنازعہ بھی نہیں تھا۔ ایسے شخص کا یوں مارا جانا ہمیں ان تباہ کن سمتوں کی نشاندھی کرتا ہے جن کی طرف ہم بڑھتے جارہے ہیں۔

یہ بات ہم مقتول کے مذہبی نظریات کی وجہ سے کہہ رہے ہیں۔ وہ ایک احمدی تھے۔ اس جماعت کو ستر کی دہائی کے نصف میں' جبکہ پاکستان کو قائم ہوئے تیس سال گذرے تھے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔ اگر مقتول پروفیسر کی موت کی وجہ یہی ہے کہ ان کا مذہب وہ نہ تھا جو قاتل کا تھا تو یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اقلیت کا کوئی فرد بھی خود کو پاکستان میں محفوظ تصور نہیں کرے گا۔ اگر پروفیسر بابر احمدیوں کے خلاف کسی نئی مہم کا پہلا شکار ہیں تو سمجھ لیجئے کہ اسلام کے خلاف انسانیت کے خلاف اور آزاد روی کے خلاف ایک ہولناک صورت حال پھٹ پڑنے کو تیار ہے۔

دی نیشن روزنامہ دی نیشن اسلام آباد نے ١٣- اکتوبر ١٩٩٤ء کی اشاعت میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ پروفیسر نسیم بابر کے قتل کے چار دن گذرنے کے بعد بھی یونیورسٹی کے اساتذہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ جاری رکھا ہے۔ یہ لکھا ہے کہ

عام طور پر یہ شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ڈاکٹر نسیم بابر مذہبی انتہاپسندی کا شکار ہوئے ہیں۔ چونکہ وہ ایک احمدی تھے اس لئے ممکن ہے کہ ان کو کسی سنی انتہاپسند گروہ نے اپنا نشانہ بنایا ہو۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ڈاکٹر نسیم بابر مزاجاً سیکولر ذہن رہتے تھے۔ وہ کسی مذہبی محاذ آرائی میں نہ پڑتے تھے۔ وہ اپنے طلباء میں بے حد مقبول تھے۔

١٢- اکتوبر کو ایک اور حادثہ ہوا۔ یونیورسٹی کے اساتذہ اپنے ساتھی ڈاکٹر نسیم بابر کی یاد میں ایک تعزیتی جلسے کے لئے جمع ہوئے۔ وہاں پر شعبہ کیمسٹری کے ڈاکٹر صادق نیازی صاحب نے ڈاکٹر بابر کے قتل پر حکومت کی افسوسناک بے حسی کا بڑے جذباتی انداز میں ذکر کیا۔ تقریر کے بعد ان کو وہیں پر دل کا دورہ پڑا اور وہ ہسپتال جاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔

اس تعزیتی تقریب میں ڈاکٹر ظفر اقبال' ڈاکٹر سہیل زبیری' ڈاکٹر کمال الدین' عمر قریشی اور دلشاد صاحب نے خطاب کیا۔

دی نیشن روزنامہ دی نیشن نے اپنی ١٣- اکتوبر کی اشاعت میں اس تعزیتی جلسے کی خبر شائع کی جس میں لکھا کہ مقررین نے کہا کہ ٤١- سال کی عمر میں ڈاکٹر بابر اپنے ریسرچ کیریئر کے عروج پر تھے اور انہوں نے حال ہی میں ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن کے تعاون سے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں سیمی کنڈکٹر لیبارٹری قائم کرنے کا کام شروع کیا تھا۔ وہ ایک غیر معمولی ریسرچ سکالر ہونے کے علاوہ ایک شاندار استاد تھے۔ ان کو اردو لٹریچر سے بھی غیر معمولی لگاؤ تھا۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر نذیر رومانی نے اس موقع پر کہا کہ سائنس دان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ ڈاکٹر بابر کا قتل ایک قومی نقصان ہے۔

اس میٹنگ میں یہ بھی کہا گیا کہ حالات و واقعات اس طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ ڈاکٹر بابر کا قتل فرقہ وارانہ نوعیت کا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر بابر یونیورسٹی کے ١٨٠- اساتذہ میں واحد تھے جن کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔ بعض اساتذہ نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کی بھی مذمت کی۔

دی مسلم روزنامہ دی مسلم نے ١٣- اکتوبر ١٩٩٤ء کی اشاعت میں امن کمیٹی اسلام آباد کے نام سے بعض تنظیموں پر مشتمل ایک مشترکہ تنظیم کے قیام کا ذکر کیا جس کا مقصد ملک میں بڑھتی ہوئی مذہبی اور نسلی عدم رواداری کے خلاف آواز اٹھانا تھا۔

اس کمیٹی نے ڈاکٹر نسیم بابر کے قتل کے خلاف قرارداد منظور کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے کہا کہ وہ ڈاکٹر نسیم بابر کو لمبے عرصے سے جانتے ہیں۔ وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر بابر کی کسی سے ذاتی یا خاندانی دشمنی نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ڈاکٹر بابر کو اساتذہ کے درمیان خوف و ہراس پھیلانے کے لئے قتل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر پرویز نے کہا کہ انہیں کامل یقین ہے کہ ان کو ان کے مذہبی اعتقادات کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا ہے۔

ہفتہ وار پلس PULSE ہفتہ وار Pulse نے اپنی ١٤- ٢٠- اکتوبر ١٩٩٤ء کی اشاعت میں لکھا'

پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر ایک انتہائی نرم دل اور امن پسند شخص تھے۔ جو قانون پر عمل کرتے تھے اور پوری طرح اپنے علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔ ان کا کسی خاندانی یا سیاسی جھگڑے سے بھی کوئی تعلق نہ تھا۔

اخبار نے لکھا کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں جو لاقانونیت اور اسلحے کی فراوانی کا رجحان ہے ڈاکٹر بابر اسی کا شکار ہوئے۔

لیکن ان کے بارے میں بعض اور باتیں بھی قابل غور ہیں۔ ڈاکٹر بابر جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ جماعت ملک میں فرقہ واریت اور عدم برداشت کے ماحول کا نشانہ بنی رہتی ہے۔

دی نیوز روزنامہ دی نیوز نے ١٤- اکتوبر ١٩٩٤ء کو ایک خبر میں لکھا کہ ١١- تنظیموں پر مشتمل امن کمیٹی ١٥- اکتوبر کو جو امن مارچ کر رہی ہے اس نے قائداعظم یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کے قتل کے بعد زیادہ اہمیت اختیار کرلی ہے کیونکہ پروفیسر موصوف احمدی تھے۔

ڈاکٹر نسیم بابر کا قتل منگل کو ہونے والی پریس کانفرنس کا نکتہ مرکزی بنا رہا۔ اس امن مارچ کا مقصد ایسے تشدد کا شکار ہونے والوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار ہے۔ اس پریس کانفرنس میں حکومت کی مذمت کی گئی کہ اس نے احمدیوں کے خلاف قوانین اور بلاسفیمی قوانین کے ذریعے فرقہ وارانہ تشدد کو گویا قانونی شکل دے رکھی ہے۔ احمدیوں پر حملوں اور دیگر فرقہ وارانہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے عوام سے کہا گیا کہ وہ ان لوگوں کو مسترد کر دیں جو مذہبی تشدد کی تبلیغ کرتے اور اس پر عمل کرتے اور اس کے ذریعے سے اپنی جماعتوں میں اپنی قوت بڑھاتے ہیں۔

اس میٹنگ میں موجود ہر شخص نے بڑی توجہ سے ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کی تقریر سنی جس میں انہوں نے ڈاکٹر بابر کے قتل کی تفاصیل بیان کیں جو بیگم ڈاکٹر بابر نے بیان کی تھیں کہ کس طرح پروفیسر بابر نے دروازہ کھولا اور سامنے ایک نقاب پوش کو کھڑا پایا جس نے قریب سے ان پر کلاشنکوف سے فائر کیا اور فرار ہو گیا۔

ڈاکٹر ہود بھائی کے خیال میں یہ ایک فرقہ وارانہ قتل تھا۔ حملہ آور نے نہ تو گھر کی کوئی چیز لوٹنے کی کوشش کی نہ پروفیسر صاحب کی بیگم کو نقصان پہنچایا۔ حملہ آور واضح طور پر صرف اور صرف پروفیسر کی جان لینے آیا تھا انہوں نے کہا کہ یہ قتل اور احمدیوں کے خلاف اس قسم کے دیگر واقعات کا مقصد احمدیوں کو ہراساں کرنا ہے کہ وہ یہ ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے لوگ اس قتل کو فرقہ وارانہ قتل قرار دینے سے ہچکچا رہے ہیں اور وہ اس کو صرف سیکیورٹی کا مسئلہ قرار دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ ہماری سوسائٹی میں موجود اس بیماری کی سنگینی سے نظریں چرا رہے ہیں۔

اس میٹنگ میں موجود اور بہت سے لوگوں نے فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات بیان کئے جو قائداعظم یونیورسٹی اور دیگر جگہوں پر ہوئے ہیں۔

بقیہ صفحہ ٣

ایک دم پاؤں ان کی کمر پر مارے کہ وہ گرتے گرتے بچے کئی قدم چلتے گئے۔ واپس آئے تو درد غائب تھی۔ لیکن اس میں بڑی مہارت چاہئے۔ چک کی بیماری میں آرنیکا بڑی مفید ہے۔ مگر یہ مسلز کی دوا نہیں۔ اس کی بعض علامات کی وجہ سے یہ مفید ہے۔ ایک امکانی دوا اس میں سمی سی فیوجا Cimici Fuga ہے۔ یہ دل کے مسلز کی بھی دوا ہے۔ دل پھیل رہا ہے۔ یا ڈھیلا ہو رہا ہے۔ تو رسٹاکس بھی مفید ہے۔ کمر درد میں آرنیکا اور رسٹاکس کا کمبی نیشن اگر درد بیٹھ گیا ہو تو مفید ہے۔ آغاز میں آرنیکا پھر برائیونیا۔

فالج کی دوا آرنیکا کے بعد رسٹاکس مسلز کی گہری دائمی کمزوریوں کی دور کرنے کی دوا ہے۔ فالج کی بھی چوٹی کی دوا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف میں رسٹاکس لازمی دوا ہے۔ یہ مسلز کو ٹون اپ کر دیتی ہے۔ اسی لئے پھیلے ہوئے دل کی یہ دوا ہے۔ لمبے پرانے فالجوں میں سلفر کو رسٹاکس کے ساتھ ملا کر دیں۔ اچھے ہومیو پیتھ لکھتے ہیں کہ اس کے بعد کلکیریا کارب Cal. Carb کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بچے کچھے اثرات کو دور کرنے کی دوا ہے۔ فالجوں میں رسٹاکس اور سلفر سے اچھا کمبی نیشن نہیں دیکھا۔ سال چھ ماہ تک دیتے رہیں تو فالج کا مریض یا تو بالکل ٹھیک ہو جائے گا یا بستر سے اٹھ کر چلنے پھرنے لگے گا۔ سلفر اور رسٹاکس باری باری دینا فالج میں مفید ہے۔

پولیو کے علاج میں ٹائیفائیڈ فالج ١٠-١٠ اور ١٥-١٥ سال کے فالج ان دونوں دواؤں کے اثر سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ کسی مریض نے یہ نہیں کہا کہ فائدہ نہیں ہوا۔ یا تو بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے یا ٣/٤ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کلکیریا کارب دیکر باقی اثرات ٹھیک کر لئے جائیں۔ ریڑھ کی ہڈی کے دردوں اور کمر کے کرانک دردوں میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ انتڑیاں باہر آجائیں۔ رحم اپنی جگہ سے باہر آجائے۔ ہرنیا ہو تو رسٹاکس مفید ہے کمر درد کی دوا۔ نیٹرم میور ہے۔ یہ برائیونیا کا کرانک ہے۔ جہاں رسٹاکس فائدہ نہ دے وہاں پر نیٹرم میور فائدہ دے گی۔ نیٹرم میور کا کرانک بھی کلکیریا کارب ہے۔ ایکونائیٹ شروع میں دی جائے۔ چک میں نیٹرم میور ٣٠ اور آرنیکا مفید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ ۴

طالب علم تھا تو ہمارے ایک پروفیسر فیاض محمود ہوتے تھے۔ انہوں نے بعد میں کچھ افسانے بھی لکھے جو خاصے مقبول ہوئے۔ اور پھر وہ ملٹری میں چلے گئے۔ غالباً ملٹری سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں کچھ دینی فرقوں کا ذکر تھا۔ چھوٹے چھوٹے دینی فرقے بھی شامل کئے گئے تھے لیکن احمدیہ جماعت کا اس میں ذکر نہیں تھا۔ میں نے آکسفورڈ پریس کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری جماعت تو خاصی بڑی ہے اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے پھر دینی فرقوں میں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا۔ آکسفورڈ پریس کی طرف سے مجھے جواب ملا کہ ہم نے اس کتاب کے مرتب کرنے والے سے اس سلسلے میں قبل از وقت کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ نہ ہمیں اس بات سے دلچسپی تھی اور نہ ہے کہ وہ کن لوگوں کا ذکر کرتے ہیں اور کن کو حذف کر دیتے ہیں۔ جب ان کا مسودہ ہمارے پاس آیا تو ہم نے اسے ایڈٹ کر کے شائع کر دیا۔ اب ہم از خود اس میں کسی تبدیلی کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ البتہ اگر اگلے ایڈیشنوں میں مرتب خود کوئی بات شامل کرنی چاہے یا اس کتاب میں سے حذف کرنی چاہے تو اسے اس بات کا حق حاصل ہے اور ہم اسی کے مطابق عمل کریں گے۔

اسی طرح گاہے گاہے بعض امور کے سلسلے میں آکسفورڈ پریس سے رابطہ کیا جاتا رہا۔ آغاز میں میں نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ آکسفورڈ پریس کی ایک نمائندہ نے حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب سے "لائف آف محمدؐ" لکھوائی تھی۔ میرے وقت میں ان کی بیٹی نے جو اخبارات میں لکھا کرتی تھیں ہمارے اخبار "دی ٹروتھ" میں بھی عورتوں کا ایک صفحہ دینا شروع کر دیا چنانچہ میں اور مولانا مبارک احمد صاحب ساقی اس کے والدین سے ملے اور اس طرح تعلقات زیادہ استوار ہو گئے۔ بعد ازاں یہی نوجوان لڑکی جس کا نام سڈنی میری پرٹ ہے مولانا مبارک احمد صاحب ساقی کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئی۔ یہ نکاح اور شادی ربوہ میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد دونوں نائیجیریا بھی آئے اور پھر سیرالیون اور لائبیریا میں بھی انہیں خدمت دین کی توفیق ملی۔ بعد ازاں انگلستان چلے گئے اور مولانا ساقی عمر بھر وہیں رہے۔ سڈنی میری پرٹ کی وفات بھی انگلستان میں ہوئی۔ ان کے دو بچے ہیں ایک لڑکی اور ایک لڑکا۔ دونوں نے ڈاکٹریٹ کی ہے اور سلسلے کی خدمات میں مگن رہتے ہیں ان کے نام ہیں سارہ اور منصور اور یہ دونوں ایک دفعہ ربوہ بھی آئے تھے۔

سڈنی میری پرٹ سے یوں رابطہ ہوا کہ ایک روز میں مشن کے کسی کام گھر سے باہر گیا ہوا تھا تو وہ مشن ہاؤس میں آئیں اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اپنے اخبار ڈیلی ٹائمز کے لئے میری بیوی کا انٹرویو لینا چاہتی ہیں۔ چنانچہ ان سے کہا گیا کہ وہ اگلے روز آئیں۔ اگلے روز میں بھی گھر میں موجود تھا۔ انہوں نے میری بیوی کا انٹرویو لیا جو دو چار روز میں ڈیلی ٹائمز میں شائع ہو گیا۔ انٹرویو لینے کے بعد میں نے اور مولانا مبارک احمد ساقی نے ان سے پوچھا کہ ان کے پاس اپنی ٹرانسپورٹ ہے یا نہیں۔ نفی میں جواب پا کر ہم انہیں اپنی گاڑی میں لے کر ان کے گھر چلے گئے جہاں ان کے والدین سے بھی مختصر سی ملاقات ہوئی اور ان کی والدہ نے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب سے کتاب لکھوانے کا واقعہ سنایا۔

نسیم سیفی

درخواست دعا

○ عزیز ہاشم علی ابن مکرم چوہدری امیر حمزہ صاحب (وفات یافتہ) چند دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیف علی صاحب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب دارالنصر ربوہ کا نواسہ عزیز زبیر گل خان بس میں سے گر گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عزیز کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

قائدین و ناظمین تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ تحریک جدید کا رواں سال چند روز میں ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا

۱۔ اپنی اپنی مجالس کے چندہ تحریک جدید کی سو فیصد وصولی یقینی بنائیں۔

۲۔ مورخہ ۲۸۔ اکتوبر بروز جمعہ یوم تحریک جدید ہے۔ اس روز اپنی اپنی مجالس میں جماعتی سطح پر ہونے والے پروگراموں میں خدام کی سو فیصد شرکت یقینی بنائیں۔

۳۔ اس سلسلہ میں جماعتی یا قیادت کی سطح پر ہونے والے اجلاسات کی رپورٹ مرکز ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تحریک جدید)

مستقل معلمین وقف جدید کی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵۔ جنوری ۹۵ء سے مستقل معلمین کی کلاس شروع کی جا رہی ہے۔ ایسے مخلص اور دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان جو بطور معلم وقف جدید اپنی زندگی وقف کرنے کے خواہش مند ہوں وہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق سے ۳۱۔ دسمبر ۹۴ء تک ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال فرما دیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم۔ عمر۔ بیعت۔ دینی تعلیم۔

ناظم ارشاد وقف جدید

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ضیاء اللہ سیال صاحب بنام مکرم عبدالمنان صاحب)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبر ۵۹ واقع محلہ دار الفتوح ربوہ کے مالک اگر یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دار القضاء ربوہ سے رابطہ کریں۔ یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو فوری اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

○ مکرم بشیر احمد صاحب زاہد وغیرہ بابت ترکہ مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب قادیانی)

ورثاء مکرم ٹھیکیدار غلام محمد صاحب قادیانی ساکن محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی امانت نمبر ۹۳۔۵۳۵۹/۶ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع شدہ رقم مبلغ ۴۱۰۰۳/- روپے جملہ ورثاء کی رضامندی سے موصوف کی دختران محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ، محترمہ امتہ النصیر صاحبہ اور محترمہ امتہ القدیر صاحبہ تینوں میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ علاوہ ازیں موصوف کا قطعہ نمبر ۲۱/۴ محلہ دار البرکات ربوہ ان کے دو بیٹوں مکرم بشیر احمد صاحب زاہد اور مکرم شریف احمد صاحب آصف کے نام برابر تقسیم کر دیا جائے۔ مذکوران کے علاوہ موصوف کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

ضرورتیں پیش آ سکتی ہیں جس قدر خواہشیں اور امنگیں اسے کسی کی طرف کھینچ کر لے جا سکتے ہیں۔ وہ سب تقویٰ سے حاصل ہوتی ہیں۔ متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر انسان کسی دوست اور حبیب کی خواہش کر سکتا ہے۔ تقویٰ سے انسان خدا تعالیٰ کی تولّی کے نیچے آتا ہے۔ متقی کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ متقی کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تعلیم دیتا ہے۔ متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی راہوں اور جگہوں سے رزق پہنچاتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

(از خطبہ ۱۷۔ جنوری ۱۹۰۲ء)

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بےضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سیمپل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $ 5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون ہیلپ لائن 211283، آفس 771، کلینک 695

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20 اکتوبر-1994ء
سردی کا احساس رفتہ رفتہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پنجاب میں اشتراک اقتدار کے فارمولے پر مکمل عمل کیا جائے۔ صدر مملکت نے یہ بیان گورنر چودھری الطاف حسین، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور پیپلز پارٹی کے رہنما فیصل صالح حیات سے ملاقات کے بعد دیا۔ صدر مملکت کے ساتھ ملاقات میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے خانہ شماری اور مردم شماری کے بارے میں وفاقی حکومت کے فیصلوں پر پوری طرح عملدر آمد کی یقین دہانی دلائی انہوں نے مزید کہا کہ اختلافات افہام و تفہیم سے طے پا جائیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی و بین الاقوامی چیلنجوں کے باوجود ہم نے معاشرے اور معاشی استحکام کے لئے تمام صلاحیتیں صرف کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ افراتفری کے باوجود ہم نے مشکل اور اہم فیصلے کئے۔ اور ان فیصلوں سے ناقابل یقین کامیابیاں حاصل کیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مضبوط معیشت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے حوصلہ افزا نتائج نکلیں گے۔

○ کراچی میں چھاپوں کے اور ہنگاموں کا سلسلہ جاری ہے۔ ۱۵۰۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور پولیس اہلکاروں سمیت ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں گرفتار ہونے والوں میں سپاہ صحابہ، سنی تحریک، اور فقہ جعفریہ کے لیڈر اور کارکن شامل ہیں۔ شرپسند پولیس اہلکاروں کو ہلاک کرکے مشین گن ساتھ لے گئے۔

○ اپوزیشن رہنماؤں کی ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ حکومت کا ایک سال سیاہ ترین دور ہے محب وطن قوتیں ملک کو غیر پاکستانی حکومت سے بچائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو امریکہ کی نو آبادی بنا دیا گیا ہے۔ تمام ادارے تباہ کر دئے گئے ہیں۔ فوج کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اسے سندھ میں الجھا کر سابق مشرقی پاکستان جیسی صورت حال پیدا کی جارہی ہے۔

○ کشمیر کے بارے میں پارلیمانی کمیٹی کے چیئرمین نواب زادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کی دعوت پر نواز شریف کا ردعمل مثبت تبدیلی ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ بھارت کو مسئلہ کشمیر پر بامقصد مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالے۔

○ بی بی سی کے مطابق پاکستان میں سیاسی مصلحتیں مردم شماری کا خواب شائد کبھی پورا نہ ہونے دیں۔ حکومت حتمی تاریخ طے کرنے سے قبل نسلی اور سیاسی گروپوں کو اعتماد میں لینے میں ناکام رہی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے بے نظیر حکومت کی سالگرہ کے موقعہ پر تبصرہ کیا ہے کہ اگرچہ نواز شریف نے ناطقہ بند کئے رکھا مگر حکومت محفوظ ہے۔ اس سال میں حکومت نے اقتصادی کامیابیاں حاصل کیں۔ بیرونی سرمایہ کاری بڑھی۔ بیمار صنعتی یونٹوں کی نج کاری ہوئی۔ زرمبادلہ کے ذخائز بڑھے۔ مالیاتی فنڈ سے ۱ء۳ ارب ڈالر کا قرضہ لیا گیا۔ اشیائے صرف کی قیمتیں ۱۰ سے ۸۰ فیصد تک بڑھیں اور عام آدمی کو اقتصادی سختیوں کا سامنا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو جلد رابطہ عوام مہم شروع کر رہی ہیں۔ اور اس سلسلے میں ملک بھر میں جلسوں سے خطاب کریں گی۔

○ چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ حکومت بغلیں نہ بجائے جلد اس کو تارپیڈو ہونے والا ہے۔

○ پنجاب کابینہ میں پانچ نئے وزراء کی شمولیت کا امکان ہے۔

○ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر اگر مگر کے بغیر جواب نہیں دینا چاہتے۔ بھارتی اپوزیشن لیڈر جنرل اسمبلی میں نواز شریف کے حوالے دے رہے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے راہنما اور رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کو گزشتہ روز اڈیالہ جیل راولپنڈی سے بہاولپور جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔

○ جسٹس نعیم الدین چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان نے کہا ہے کہ ۹۰ میں دھاندلی ہوئی نہ ۹۳ کے الیکشن انجینئرڈ تھے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کو چاہئے کہ وہ ہمارے پیکیج کو فوراً تسلیم کر لیں۔ اگر انہوں نے اب بھی آواز خلق نہ سنی تو اپنے اور جمہوریت کے پاؤں پر کلہاڑا ماریں گی۔

○ ایوان صدر، وزیر اعلیٰ ہاؤس، اور پنجاب ہاؤس میں متعدد اہم اجلاسوں میں ۹ نکاتی پیکیج پر صلاح مشورے کئے گئے۔ ان اجلاسوں میں نواز شریف کی پیش کش اور دیگر معاملات زیر غور آئے۔

○ چیئرمین پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ شوگر ملوں کو بند ہونے سے بچانے کے لئے فاضل چینی کی برآمد کی اجازت دی جائے انہوں نے کہا کہ ایک روپیہ فی کلو قیمت میں اضافے سے عوام متاثر نہیں ہوں گے۔

○ بھارت میں پراسرار بیماری پھیلنے سے ۱۵۰۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں صوبہ منی پور میں بیماری شدت سے پھیل گئی ہے۔ ۷۸ دیہات کے ۵ ہزار افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ طاعون کے بعد بھارت نئے عذاب میں مبتلا ہو گیا ہے۔

○ بھارتی ریاست راجستھان میں دو ماہ کے دوران ملیریا نے ۲۰۰۰۔ افراد کی جان لے لی ہے۔

○ نائیجیریا کے صدر مہامانے عثمانی نے حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے بعد پارلیمنٹ توڑنے کا اعلان کیا ہے۔

○ روانڈا کے وزیر خارجہ بھاری رقم سمیت پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں۔

○ شام کے صدر حافظ الاسد نے اسرائیل اور اردن میں ہونے والے امن معاہدے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ کسی بھی عرب ملک کو اپنی زمین عرب دشمنوں کو پٹے پر نہیں دینی چاہئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران سات کشمیری شہید اور ۱۱ فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ بھارتی فوجیوں نے مختلف علاقوں میں زیر حراست ۴ کشمیریوں کو تشدد کرکے شہید، ۲۳ کو زخمی اور ۷ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور متعدد لوگوں سے سامان لوٹ لیا گیا ہے۔

○ لیبیا نے الزام عائد کیا ہے کہ نوبل انعام امریکہ اور مغرب کے چہیتوں کو دیا جاتا ہے۔

○ مصر میں پولیس نے ۸ عسکریت پسندوں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔

○ ایرانی حکام نے ایران عراق کی سرحد پر صوبہ خوزستان کے علاقے میں ایک ہزار ایرانی فوجیوں کے ڈھانچے تلاش کر لئے ہیں۔

○ عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات کی ہے اور کہا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کے بہت احکامات قبول کر چکا ہے۔ اب پابندیاں بلاجواز ہیں۔

○ امریکی صدر نے کہا ہے کہ شمالی کوریا پر عائد پابندیاں نرم کر دی جائیں گی۔

○ روس نے عراق کے لئے اسمگل کیا جانے والا ایٹمی مواد پکڑ لیا ہے۔

○ تل ابیب میں بس میں بم دھماکہ سے ۴۰ افراد ہلاک اور ۴۱ زخمی ہو گئے ہیں۔ دھماکہ سے بس کے پرخچے اڑ گئے۔ دھماکہ ۲۵ فروری کو ہیبروں کی مسجد میں ایک یہودی کے ہاتھوں ۲۹ نمازیوں کی شہادت کے بدلہ میں کیا گیا۔ حماس نے ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے ہمارا آخری کارڈ حکومت کی سیاسی موت کا پروانہ ثابت ہو گا۔ ہم پوری تیاری کے ساتھ اسلام آباد کی طرف مارچ کریں گے۔ تحریک نجات ملکی بقاء کے لئے ہے ہم حالت جنگ میں ہیں۔ فتح ہمارا مقدر ہے۔ حکومت کو یہ بھول ہے کہ ہم پیچھے ہٹیں گے۔

اکبر کلاتھ ہاؤس پر آج سے
کپڑے کی شاندار سیل
نیز اکبر کلاتھ ہاؤس کرایہ کیلئے دستیاب ہے
رابطہ= نبیل کلاتھ ہاؤس
محسن بازار۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصےٰ چوک ربوہ
۴½ تا ۸½ بجے شام

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
10۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: گھر: 431 دفتر: 521 212320